مطبوعات

مجموعہ مقالاتِ علمیہ | شائع کردہ مجلس ادارت حیدرآباد اکاڈیمی۔ حیدرآباد۔ دکن۔ قیمت تین روپے۔ صفحات ۱۹۲۔ کاغذ، کتابت پسندیدہ۔

حیدرآباد اکاڈیمی ہر سال ایک علمی ہفتہ مناتی ہے۔ اہل ذوق کی محفل منعقد کی جاتی ہے، اور اس میں لوگ اپنی اپنی علمی تحقیقات کے قیمتی نتائج پیش کرتے ہیں۔ اس کوشش کا مقصد یہ ہے، کہ لوگوں کو ایک طرف تازہ ترین علمی معلومات کی غذا بہم پہنچتی رہے اور دوسری طرف ان کے مذاق میں سنجیدگی پیدا ہو۔

اس قسم کے جو مجموعے مختلف اداروں کی طرف سے شائع ہوتے رہتے ہیں، ان میں ایک کتاب کی سی یک جہتی بھی پائی جاتی ہے اور رسائل کا تنوع بھی موجود ہوتا ہے۔ اور ان سے مختلف طبائع کے لوگ سیراب ہو سکتے ہیں۔ پیش نظر مجموعہ بھی اسی شان کا حامل ہے، اس کے مطالعہ سے کاروانِ علم کی مجموعی پیشقدمی کا اندازہ بھی ہوتا ہے اور مختلف میدانوں میں انسانی دنیا جو ذخائر معلومات فراہم کر رہی ہے، ان سے علیحدہ علیحدہ استفادہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

اس علمی دستر خوان کو سجانے میں استادانِ فن بھی شریک ہیں اور نو آموز کارکن بھی، دینیات کے ماہر بھی شریک ہیں اور معاشیات کے عالم بھی۔ ریاضی اور طبیعات کے فاضل بھی ہیں اور تاریخ و تعلیم کے محقق بھی۔ بحمد اللہ کہ ان لوگوں کی تحریروں میں جدید عہد کا ملحدانہ نقطۂ نظر کار فرما نہیں ہے، لیکن دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے، کہ اکیڈیمی کے مقالہ نگار علوم کو مسلمان بنانے کیلئے ایک علمی انقلاب برپا کرنے اور ایک نئی ذہنی امامت کا علم اٹھانے کی اسپرٹ سے کام نہیں لے رہے۔ جس دن اس کام کے لئے کوئی اکیڈیمی قائم ہوگی، وہ دن اس جاہلی تہذیب کے لئے حد درجہ منحوس ہوگا۔

مسلم انڈیا | مرتبہ و مؤلفہ جناب کاتش البرنی صاحب۔ گرد پوش سے مزین جلد صفحات ۲۷۲۔ قیمت تین روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ سٹار لایٹ پبلشنگ کمپنی ہسپتال روڈ۔ لاہور

کانگریس کے فروغ دئے ہوئے "انڈین نیشلزم" کے اژدہا نے جس متانت سے مسلم قوم کو نگل لینے کی ساحرانہ مساعی شروع کی تھیں، آخر اس کی حقیقت ہندستانی مسلمانوں پر فاش ہوگئی، اور انہوں نے "مسلم نیشلزم" کا ہتھیار مہیا کیا اور ہندو راج کے خطرے کا سدباب کرنے کے لئے تقسیم ہند کا مطالبہ پیش کیا۔

مسلم انڈیا میں اسی مطالبے کے حق بجانب ہونے کو ثابت کیا گیا ہے اور واقعات سے استدلال کرنے کے لئے مختلف جماعتوں اور مسلکوں کے لیڈروں، مصنفوں، اور صحیفہ نگاروں کی تقریریں اور تحریروں کے حوالے ایک منظم طریقے سے پیش کر دئے گئے ہیں۔

جہاں تک مسلم لیگی نقطۂ نظر کا تعلق ہے، مسلم انڈیا، ایک کامیاب کتاب ہے۔ لیکن اگر آپ اس شخص کا زاویۂ نگاہ اختیار کریں، جو محض مسلم ہو، اور سیاست کے اصول انبیاء کی زندگیوں اور پیغاموں سے اخذ کرتا ہو۔ تو آپ تسلیم کریں گے کہ ہمارا مقابلہ محض "انڈین نیشلزم" اور "ہندو نیشلزم" سے نہیں ہے، کہ اس کیلئے "مسلم نیشلزم" اختیار کرکے ہم مطمئن ہو جائیں، بلکہ ہمارا مقابلہ تو "نیشلزم" کے شیطان سے ہے، چاہے وہ کسی نقاب کے ساتھ نمودار ہو۔ ہمیں جہاں کسی قوم کا فرقہ نہیں بننا ہے، وہاں (باصطلاح عہد حاضر) ایک قوم بن کے رہ جانا بھی تو ہمارے لئے بہت بڑی گراں ہے۔ کیونکہ ہمارا منصب ایک بین الاقوامی انقلابی پارٹی کا منصب ہے۔ جو لوگ اس منصب کے دلدادہ ہیں، وہ "مسلم انڈیا" کو ایک طے کئے ہوئے مرحلہ کی حیثیت سے دیکھنے پر مجبور ہیں، اور ان کے خیال میں اب تو کچھ آگے ہی کی باتیں ہونی چاہئیں۔

ہم کیسے پڑھائیں؟ | از جناب سلامت اللہ صاحب ایم۔اے۔ بی۔ٹی ہیڈ، "معلم" استادوں کا مدرسہ۔ جامعہ ملیا اسلامیہ دہلی۔ صفحات ۲۲۴۔ گردپوش سے مزین جلد۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ جامعہ، دہلی۔ نئی دہلی۔ لکھنؤ۔ بمبئی ۳۔

انسانی زندگی بحیثیت مجموعی ایک لمبی چوڑی کل ہے۔ یہ صدیوں سے پیہم معروف عمل اگر ہے تو اس وجہ سے، کہ قدرت نے ایزادی اور مرمت کا سلسلہ قائم کر رکھا ہے۔ خاندانوں کے ادارے اس مشین کے اجزاء کی تیاری کے لئے "خام مواد" یعنی

بچے فراہم کرتے ہیں۔ یہ خام مواد درسگاہوں اور تربیت گاہوں یا دوسرے لفظوں میں "انسان سازی" کے کارخانوں میں بھیجا جاتا ہے، جہاں ضرورت کے مختلف پرزے تیار ہوتے رہتے ہیں۔

جغرافی اور تاریخی حالات نے چونکہ انسانوں کو گروہوں میں تقسیم کردیا ہے، اور ہر گروہ کی تہذیب ایک جداگانہ راستے پر پڑتی ہے، اس لئے دنیا میں ہر جگہ نہ تو ایک جیسے انسان درکار ہیں اور نہ انسانوں کی تیاری ایک ہنج پر ہو رہی ہے اشتراکی، جمہوری، نازی، فسطائی اور ملوکی ہر نوعیت کی تہذیب کی درسگاہیں بچے کی تربیت ایک جداگانہ طریق سے کرتی ہیں، اور ان کے سامنے انسانیت کا ایک علیحدہ معیار اور ماڈل ہوتا ہے چنانچہ "ہم کیسے پڑھائیں" میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ "جامعہ ملیہ اسلامیہ" کا کارخانہ انسان سازی، کیسے انسان تیار کرنا چاہتا ہے، اور کس طرح کرنا چاہتا ہے۔ کتاب کا اصل موضوع تو طریقہ تعلیم ہے، لیکن ضمناً یہ بھی واضح کردیا گیا ہے، کہ کس نظام کیلئے، اور کس نوعیت کے پرزے تیار کرنے مطلوب ہیں۔

جامعہ ملیہ کے پیش نظر ایک متحدہ قومیت، ایک متحدہ تہذیب، ایک متحدہ معاشرت، اور ایک متحدہ جمہوری نظام حکومت ہے، اسی نظام کو چلانے کے لئے وہ کارکن سپلائی کرنا چاہتا ہے۔ مستقبل کی قومی منڈی ایسے کارکن چاہتی ہے، جو انفرادی اخلاق میں چاہے مسلمان ہوں چاہے ہندو، البتہ سیاسی اور اجتماعی زندگی میں سو فیصدی ہندستانی ہوں۔ پیش نظر کتاب کو پڑھ کر ہم مجبور اعتراف ہیں کہ جامعہ نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک ترقی یافتہ طریقہ تعلیم ڈھونڈ پایا ہے۔ جناب سلامت اللہ صاحب نے مروجہ طریقہ تعلیم انتخاب مضامین، اور ترتیب نصاب کے نقائص کی نشاندھی کر کے اپنے نظریات کو جس طرح پیش کیا ہے۔ ان سے تھوڑا بہت اختلاف کرنا دوسری بات ہے، لیکن گہری تحقیقات اور تجربات کے ان نتائج کی افادی حیثیت کو نظرانداز کرنا ظلم ہے۔ اس قسم کی کتابوں کو دیکھ کر ہم اس صبح سعادت کا انتظار زیادہ شدت کے ساتھ کرنے لگتے ہیں۔ جب کچھ مسلمان ماہرین تعلیم انقلابی عزائم کے ساتھ اٹھیں گے، اور ایک ایسی اسلامی درسگاہ کے لئے نظریۂ تعلیم طریقۂ تعلیم، اور تدوین نصاب کے اصول متعین کریں گے، جو اسلامی نظام حیات کو چلانے کے لئے "مسلم" کارکن سپلائی کرے۔ آخر کب تک ہم اپنے بچوں کو دوسروں کے حوالے کرتے رہیں گے، کہ لو! ان کو جس سانچے میں چاہو، ڈھال دو۔